السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سگریٹ نوش کو امامت کا حق ہے جب کہ وہ دوسرے نمازیوں کی نسبت قرات اچھی کرتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں اس کے لئے امامت کروانا جائز ہے جب کہ غیر فاسقوں میں سے کوئی شخص ایسا موجود نہ ہو جو قرات اچھی کر سکتا اور نماز کے احکام جا نتا ہو اگر مذکورہ قسم کا شخص کسی مسجد میں مستقل امام ہو تو اسے بدلنے کی کوشش کرنی چاہیے جب وہ سگریٹ نوشی پر اصرار کرتا ہو اس مسئلہ میں مستقل کمیٹی کی طرف سے پہلے بھی ایک فتوی صادر ہو چکا ہے جو کہ حسب ذیل ہے ۔ "منسوب" سے مراد وہ حرف جس پر زبر ہو "مرفوع" سے مراد وہ حرف جس پر پیش ہو "مسکو" سے مراد وہ حرف جس کے نیچے زیر ہو۔

"جو شخص جمعہ وجماعت کا امام ہو اور وہ سگریٹ نوشی کرتا یا داڑھی منڈاتا یا کسی بھی اور گناہ کے کام میں ملوث ہو تو ضروری ہے کہ اسے نصیحت کی جائے اور اسے گناہ کے ان کاموں سے باز رہنے کی تلقین کی جائے اگر وہ باز نہ آئے اور اسے معزول کرنا ممکن ہو تو اسے معزول کر دیا جائے بشرطیکہ اس سے کسی فتنہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر اس کی بجائے کسی اور نیک امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے تاکہ اس کو نصیحت وعبرت حاصل ہو اور اگر اسے معزول کرنے میں کسی فتنہ کا بھی اندیشہ نہ ہو اور کسی دوسر کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو پھر جماعت کے اجر وثواب کی خاطر اسی کی امامت میں نماز پڑھ لی جائے اور اگر کسی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی صورت میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو فتنہ سے بچنے کے لئے بھی اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے تاکہ اخف الضررین (بڑی خرابی کے مقابلہ میں چھوٹی خرابی اختیار کرنے) کا ارتکاب کر لیا جائے جیسا کہ حجرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر سلف صالح حجاج بنا یوسف کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے حالانکہ وہ سب سے بڑا ظالم تھا لیکن یہ سلف صالح مسلمانوں کے اتفاق واتحاد کی خاطر اور انہیں فتنہ واختلاف سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے ۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص508

محدث فتویٰ